

شکرہ محمدیہ الف ثانی قُدس سرہاء النورانی

- ”سرخند شریف“ کے نو حروف کی نسبت سے 9 کرامات 19
- اسے ہاتھی کے پاؤں تلے کچلا دیا جائے 20
- اپنی وفات کی پہلے ہی خبر دیدی 25
- حافظ قرآن کا ادب 29
- محمدیہ الف ثانی قُدس سرہاء النورانی کے 11 اقوال 34



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی
دامت برکاتہم
العتالیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تذکرہ مجددِ آلف ثانی قَدِّسَ سِرُّهُ الشُّرَّانِي

شیطن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (44 صفحات) مکمل
 پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

100 حاجتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دو جہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: ”جو مجھ

پر مجلّے کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے

گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو اُس دُرود پاک کو

میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف (Gifts) پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا علم میرے

وصال (ظاہری وفات) کے بعد وِسیائی ہوگا جیسا میری حیات (ظاہری زندگی) میں ہے۔“

(جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّبُطِي ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ولادت باسعادت

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا مجددِ آلفِ ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کی ولادت باسعادت (BIRTH) ہند کے مقام ”سرہند“ میں 971ھ/1563ء کو ہوئی۔ (رُبْدَةُ الحَقَامَات ص ۱۲۷ ماخوذاً) آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کا نام

مبارک: احمد، کنیت: ابو البرکات اور لقب: بدر الدین ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔

قلعے کی تعمیر اور پانچویں جدِ امجد کی برکت (حکایت)

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قُدَسَ سِرُّہُ الثُّورَانِی کے پانچویں جدِ امجد حضرت سیدنا امام رفیع الدین فاروقی سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری سہروردی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ (وفات: 785ھ) کے خلیفہ تھے۔ جب یہ دونوں حضرات ہند تشریف لائے اور سرہند شریف سے ”موضع سر اس“ پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے درخواست کی کہ ”موضع سر اس“ اور ”سامانہ“ کا درمیانی راستہ خطرناک ہے، جنگل میں پھاڑ کھانے والے خوفناک جنگلی جانور ہیں، آپ (وٹت کے بادشاہ) سلطان فیروز شاہ تغلق کو ان دونوں کے درمیان ایک شہر آباد کرنے کا فرمائیں تاکہ لوگوں کو آسانی ہو۔ چنانچہ حضرت سیدنا شیخ امام رفیع الدین سہروردی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کے بڑے بھائی خواجہ فتح اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے سلطان فیروز شاہ تغلق کے حکم پر ایک قلعے کی تعمیر شروع کی، لیکن عجیب حادثہ پیش آیا کہ ایک دن میں جتنا قلعہ تعمیر کیا جاتا دوسرے دن وہ سب ٹوٹ پھوٹ کر گر جاتا، حضرت سیدنا مخدوم سید جلال الدین بخاری

فَرَمَانُ مُصِطَفَی عَلَیْہِ السَّلَامُ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

سُہروردی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب اس حادثے کا علم ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت امام ربیع الدین سُہروردی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی کو لکھا کہ آپ خود جا کر قلعے کی بنیاد رکھیے اور اسی شہر میں سُنُکُوت (یعنی مستقل قیام) فرمائیے، چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے قلعہ تعمیر فرمایا اور پھر یہیں سُنُکُوت اختیار فرمائی۔ حضرت سیدنا مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِتُّ اَللُّہُ دَانِی کی ولادت باسعادت اسی شہر میں ہوئی۔
(رُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ ص ۸۹ مَلَخَّصًا)

والدِ ماجد کا مقام

حضرت سیدنا مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِتُّ اَللُّہُ دَانِی کے والدِ ماجد حضرت سیدنا شیخ عبدُالْاَحد فاروقی چشتی قادری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی جید عالم دین اور ولی کامل تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ ایامِ جوانی میں اِکْتِسَابِ فیض کے لیے حضرت شیخ عبدُالقُدُّوس چشتی صابری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی (مُتَوَفَّی ۹۴۴ھ/۱۵۳۷ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے آستانہ عالی پر قیام کا ارادہ کیا لیکن حضرت شیخ عبدُالقُدُّوس چشتی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی نے فرمایا: ”عُلُومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد آنا۔“ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ جب تحصیلِ علم کے بعد حاضر ہوئے تو حضرت شیخ عبدُالقُدُّوس چشتی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی وصال فرما چکے تھے اور ان کے شہزادے شیخ رُکن الدین چشتی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی (وفات: ۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء) مَسْنَدِ خلافت پر جلوہ افروز تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ عبدُالْاَحد فاروقی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلسلہ قادریہ اور چشتیہ میں خلافت سے مُشْرِف فرمایا اور فصیح و بلیغ عربی میں اجازت نامہ مَرَحْمَت فرمایا۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کافی عرصہ سفر میں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھے اللہ عزوجل اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

رہے اور بہت سے اصحابِ معرفت سے ملاقاتیں کیں، بالآخر سرہند تشریف لے آئے اور آخر عمر تک یہیں تشریف فرما ہو کر اسلامی کتب کا درس دیتے رہے۔ فقہ و اصول میں بے نظیر تھے، کتبِ صوفیائے کرام: تعرّف، عوارِف المعارِف اور فُصُوصُ الحِکَم کا درس بھی دیتے تھے، بہت سے مشائخ نے آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے استفادہ (یعنی فائدہ حاصل) کیا۔ ”سکندرے“ کے قریب ”ٹاڈے“ کے ایک نیک گھرانے میں آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کا زکاح ہوا تھا۔ امام ربانی کے والد محترم شیخ عبد الاحد فاروقی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے 80 سال کی عمر میں 1007ھ/1598ء میں وصال فرمایا۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک سرہند شریف میں شہر کے مغربی جانب واقع ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں کُنُوزُ الحَقَائِق اور اَسْرَارُ التَّشْهُد بھی شامل ہیں۔ (سیرت مجید والنبی ص ۷۷ تا ۷۹۲ ملاحظہ) اللہ رب العزت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری

بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تعلیم و تربیت

حضرت سیدنا مُجَبَّرُ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْوَرَّانِ نے اپنے والد ماجد شیخ عبد الاحد علیہ رَحْمَةُ اللہ الصمد سے کئی علوم حاصل کیے۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی محبت بھی اپنے والد ماجد رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملی تھی، چنانچہ فرماتے ہیں: ”اِس فقیر کو عبادتِ نافلہ خصوصاً نفلِ نمازوں کی توفیق اپنے والدِ بُرگوار سے ملی ہے۔“ (مَبْدَا وَمَعَاد ص ۶)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

والدِ ماجد کے علاوہ دوسرے آساتذہ سے بھی استفادہ (یعنی فائدہ حاصل) کیا مثلاً مولانا کمال کشمیری رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے بعض مشکل کتابیں پڑھیں، حضرت مولانا شیخ محمد یعقوب صَرَفی کشمیری رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے کُتبِ حدیث پڑھیں اور سَنَدِی۔ حضرت قاضی بہلول بدُخشی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے قصیدہ بُردہ شریف کے ساتھ ساتھ تفسیر و حدیث کی کئی کتابیں پڑھیں۔ حضرت سیدنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدَّسَ سِرُّہُ التُّورانی نے 17 سال کی عمر میں علومِ ظاہری سے سَنَدِ فراغت پائی۔

(حَضَرَاتُ الْقُدَّس، دفتر دُوم ص ۳۶)

جاہلِ صوفی شیطان کا مسخرہ

حضرت سیدنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدَّسَ سِرُّہُ التُّورانی کا اندازِ تدریس نہایت دل نشین تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیرِ بیضاوی، بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف، ہدایہ اور شرحِ مواقف وغیرہ کُتب کی تدریس فرماتے تھے۔ اَشْباق پڑھانے کے ساتھ ساتھ ظاہری و باطنی اصلاح کے مدنی پھولوں سے بھی طلبہ کو نوازتے۔ علمِ دین کے فوائد اور اس کے حصول کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے علم و علما کی اہمیت بیان فرماتے۔ جب کسی طالبِ علم میں کمی یا سستی ملاحظہ فرماتے تو اَحْسَن (یعنی بہت اچھے) انداز میں اس کی اصلاح فرماتے چنانچہ حضرت بدر الدین سرہندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ العَوی فرماتے ہیں: ”میں جوانی کے عالم میں اکثر غلبہٴ حال کی وجہ سے پڑھنے کا ذوق نہ پاتا تو آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کمال مہربانی سے فرماتے: سبق لاؤ اور پڑھو، کیوں کہ جاہلِ صوفی تو شیطان کا مسخرہ ہے۔“

(ایضاً ص ۸۹ مَلَخَصاً)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

بیٹا ہو تو ایسا!

حضرت سیدنا محمد و اَلْف ثانی قَدِيس سَيِّدَةُ الْوَرَدَانِ تحصیلِ علم کے بعد آگرہ (الہند)

تشریف لائے اور دس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا، اپنے وقت کے بڑے بڑے فاضل (علمائے کرام) آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر علم و حکمت کے چشمے سے سیراب ہونے لگے۔ جب ”آگرہ“ میں کافی عرصہ گزر گیا تو والد ماجد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد کو آپ کی یاد ستانے لگی اور آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دیکھنے کے لیے بے چین ہو گئے، چنانچہ والدِ محترم طویل سفر فرما کر آگرہ تشریف لائے اور اپنے لختِ جگر (یعنی محمد و اَلْف ثانی) کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ آگرہ کے ایک عالم صاحب نے جب اُن سے اس اچانک تشریف آوری کا سبب پوچھا تو ارشاد فرمایا: شیخ احمد (سرہندی) کی ملاقات کے شوق میں یہاں آ گیا، چونکہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان کا میرے پاس آنا مشکل تھا اس لئے میں آ گیا ہوں۔

(رُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ ص ۱۳۳ مَلَخَصًا)

باپ دیکھے اولادِ ثواب کمانے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! فرمانبردار اور نیک اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا

چین ہوتی ہے۔ جس طرح والدین کی محبت بھری نظر کے ساتھ زیارت سے اولاد کو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اسی طرح جس اولاد کی زیارت سے والدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، ایسی اولاد کے لیے بھی غلام آزاد کرنے کے ثواب کی بشارت ہے چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بچا کی۔ (عبدالرزاق)

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”جب باپ اپنے بیٹے کو ایک نظر دیکھتا ہے تو بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔“ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: اگرچہ باپ تین سو ساٹھ (360) مرتبہ دیکھے؟ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا ہے۔“ (مُعْجَم کبیر ج ۱ ص ۹۱ حدیث ۱۱۶۰۸) یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے، اس سے پاک ہے کہ اس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جائے۔

حضرت علامہ عبدُ الرزَّاقِ وفِ مَنَاوِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ جب اَصْل (باپ) اپنی فُرْع (بیٹے) پر نظر ڈالے اور اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کرتے دیکھے تو بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کی مثل ثواب ملتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بیٹے نے اپنے رب تعالیٰ کو راضی بھی کیا اور باپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک بھی پہنچائی کیونکہ باپ نے اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری میں دیکھا ہے۔ (الْتَّیْسِیر ج ۱ ص ۱۳۱)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثَانِی کا حَلِیہ مبارک

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی رنگت گندمی مائل بہ سفیدی تھی، پیشانی کشادہ اور چہرہ مبارک خوب ہی نورانی تھا۔ اُبرو دراز، سیاہ اور باریک تھے۔ آنکھیں کشادہ اور بڑی جبکہ بینی (یعنی ناک) باریک اور بلند تھی۔ لب (یعنی ہونٹ) سرخ اور باریک، دانت موتی کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور چمکدار تھے۔ ریش (یعنی داڑھی) مبارک خوب گھنی، دراز اور مُرْتَع (یعنی چوکور) تھی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دراز قد اور نازک جسم تھے۔ آپ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ پاؤں کی ایڑیاں صاف اور چمک دار تھیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایسے نفیس (یعنی صاف ستھرے) تھے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر رُوئے جَمْعُوں دُور و شَرِیف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع البزج)

کہ پسینے سے ناگوار ہو نہیں آتی تھی۔ (حَضْرَاتُ الْقُدُس، دفتر دُوم ص ۱۷۱ مَلْخَصًا)

سُنَّتِ نِکاح

حضرت سیدنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللُّہُورَانِی کے والدِ ماجد حضرت شیخ عبدُالْاَحَد فاروقی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو آگرہ (الہند) سے اپنے ساتھ سُرہند لے جا رہے تھے، راستے میں جب تھانیر (تھا۔ نے۔ سُر) پہنچے تو وہاں کے رئیس شیخ سلطان کی صاحبزادی سے حضرت مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللُّہُورَانِی کا عَقْدِ مَسْنُون (یعنی سُنَّتِ نِکاح) کروادیا۔

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی حَنَفِی ہیں

حضرت سیدنا امام ربّانی، مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللُّہُورَانِی سِرَاجُ الْاَئِمَّةِ حضرت سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ نُعْمَانِ بن ثَابِت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مُقَلِّد ہونے کے سبب حَنَفِی تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سیدنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ سے بے انتہا عقیدت و مَحَبَّت رکھتے تھے۔ چنانچہ

شانِ امامِ اعظمِ بَزْبَانِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی

حضرت سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شانِ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بزرگوں کے بزرگ ترین امام، امامِ اَجَل، پیشوائے اکمل ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بلندیِ شان کے متعلّق میں کیا لکھوں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تمام ائمہ مجتہدین رَحْمَتُہُمُ اللہُ الْبَرِّین میں خواہ وہ امامِ شافعی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہوں یا امامِ مالک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ یا پھر امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ان سب میں سب سے بڑے عالم اور سب سے زیادہ وَرَع

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)
 وتقویٰ والے تھے۔ امام شافعی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اَلْفَقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ ابْنِ حَنِيفَةَ یعنی: تمام فقہا امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں۔
 (مَبْدَا وَمَعَاد ص ۴۹ مُلَخَّصًا)

اجازت و خلافت

حضرت سیدنا محمد وَاَلْفِ ثانی قُدَّسَ سَيِّدُ النُّورَانِ کو مختلف سلاسلِ طریقت میں اجازت و خلافت حاصل تھی: ﴿۱﴾ سلسلہ سُہروردیہ کُبریٰ میں اپنے استادِ محترم حضرت شیخ یعقوب کشمیری رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل فرمائی ﴿۲﴾ سلسلہ چشتیہ اور قادریہ میں اپنے والدِ ماجد حضرت شیخ عبدُالْاَحدِ چشتی قادری رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی ﴿۳﴾ سلسلہ قادریہ میں کیسقلی (مضافاتِ سرہند) کے بزرگ حضرت شاہ سکندر قادری رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی ﴿۴﴾ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی بِاللہ نقشبندی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل فرمائی۔
 (سیرت مجدد الف ثانی ص ۹۱) حضرت محمد وَاَلْفِ ثانی قُدَّسَ سَيِّدُ النُّورَانِ نے تین سلسلوں میں اِکْتِسَابِ فیض کا یوں ذکر فرمایا ہے: ”مجھے کثیر واسطوں کے ذریعے نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارادت حاصل ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں ۲۱، سلسلہ قادریہ میں ۲۵ اور سلسلہ چشتیہ میں ۲۷ واسطوں سے۔“
 (مکتوباتِ امام ربانی، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب ۸۷ ج ۲ ص ۲۶)

پیرو مُرشد کا ادب و احترام (حکایت)

حضرت سیدنا محمد وَاَلْفِ ثانی قُدَّسَ سَيِّدُ النُّورَانِ اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ محمد باقی بِاللہ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُوپاک کی کثرت کروے، شبِ تہارا مجھ پر دُرُوپاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یعلیٰ)

نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کا بے حد ادب و احترام فرمایا کرتے تھے اور حضرت خواجہ محمد باقی بِاللہ نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بھی آپ کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ ایک روز حضرت مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللُّہُ دَانِ حجرہ شریف میں تخت پر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت خواجہ محمد باقی بِاللہ نقشبندی رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ دوسرے درویشوں کی طرح تنہا تشریف لائے۔ جب آپ حجرے کے دروازے پر پہنچے تو خادم نے حضرت مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللُّہُ دَانِ کو بیدار کرنا چاہا مگر آپ رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے سختی سے منع فرمایا دیا اور کمرے کے باہر ہی آپ کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضرت مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللُّہُ دَانِ کی آنکھ کھلی باہر آہٹ سُن کر آواز دی کون ہے؟ حضرت خواجہ باقی بِاللہ رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: فقیر، محمد باقی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ آواز سنتے ہی تخت سے مُضْطَرِبَانہ (یعنی بے قراری کے عالم میں) اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر آ کر نہایت عجز و انکساری کے ساتھ پیر صاحب کے سامنے باادب بیٹھ گئے۔ (زُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ ص ۱۵۳ مُلَخَّصًا)

مزار شریف پر حاضری

حضرت سیدنا مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللُّہُ دَانِ مرکزِ اَلَا ولیا لاہور میں تھے کہ 25 جمادی الآخرہ 1012ھ کو آپ رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے پیرو مرشد حضرت سیدنا خواجہ محمد باقی بِاللہ نقشبندی رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ کا دہلی میں وصال ہو گیا۔ یہ خبر پہنچتے ہی آپ فوراً دہلی روانہ ہو گئے۔ دہلی پہنچ کر مزارِ پُرانوار کی زیارت کی، فاتحہ خوانی اور اہل خانہ کی تعزیت سے

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُور شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کج ترین شخص ہے۔ (سند احمد)

فارغ ہو کر سرہند شریف لائے۔ (ایضاً ص ۳۲، ۱۵۹ مَلَخَصاً)

نیکی کی دعوت کا آغاز

حضرت سیدنا مجددِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ اللہُ تَعَالٰی نے یوں توقیمِ اگرہ کے زمانے ہی سے نیکی کی دعوت کا آغاز کر دیا تھا، لیکن 1008ھ میں حضرت خواجہ محمد باقی بِاللہ نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِی سے بیعت کے بعد باقاعدہ کام شروع فرمایا۔ عہدِ اکبری کے آخری سالوں میں مرکزِ اَلَا ولِیَا لا ہور اور سرہند شریف میں رہ کر خاموشی اور دُور اندیشی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہے اُس وقت علانیہ کوشش کرنا موت کو دعوت دینے کے مُترادف تھا۔ جابرانہ اور قاہرانہ حکومت کے ہوتے ہوئے خاموشی سے کام کرنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا لیکن حضرت مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ اللہُ تَعَالٰی نے یہ خطرہ مول لے کر اپنی کوششیں جاری رکھیں اور حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کئی زندگی کے ابتدائی دور کو پیشِ نظر رکھا۔ جب دُورِ جہانگیری شروع ہوا تو مدنی زندگی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے برملا کوشش کا آغاز فرمایا۔ حضرت سیدنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ اللہُ تَعَالٰی نے نیکی کی دعوت اور لوگوں کی اصلاح کے لیے مختلف ذرائع استعمال فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سُنَّتِ نَبَوِی کی پیروی میں اپنے مُریدوں، خُلفاء اور مکتوبات کے ذریعے اس تحریک کو پروان چڑھایا۔ (سیرتِ مجددِ الفِ ثانی ص ۵۷ مَلَخَصاً)

امام غزالی کے گستاخ کو ڈانٹا (حکایت)

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیدنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ اللہُ تَعَالٰی کے سامنے

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(طبرانی)

فلاسفہ کی تعریف کرنے لگا، اس کا انداز ایسا تھا کہ جس سے علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ السَّلام کی توہین لازم آتی تھی، آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے فلاسفہ کے رد میں حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الوالی کا فرمانِ عالی سنایا تو وہ شخص مُنہ بگاڑ کر کہنے لگا: غزالی نے نامعقول بات کہی ہے، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الوالی کی شان میں گستاخانہ جملہ سُن کر آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کو جلال آگیا! فوراً وہاں سے اٹھے اور اُسے ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اگر اہلِ علم کی کُصبت کا ذوق رکھتے ہو تو ایسی بے ادبی کی باتوں سے اپنی زبان بند رکھو۔“ (زُبْدَةُ التَّقَامَات ص ۱۳۱)

گستاخ کا عبرتناک انجام (حکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی مسلمان کی تحقیر دنیا و آخرت دونوں ہی کے لیے نقصان دہ ہے لیکن بزرگانِ دین کی گستاخی کی سزا بعض اوقات دنیا میں ہی دی جاتی ہے تاکہ ایسا شخص لوگوں کے لیے عبرت کا سامان بن جائے۔ چنانچہ حضرت سیدنا تاج الدین عبد الوہاب بن علی سبکی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک فقیہ (یعنی عالمِ دین) نے مجھے بتایا کہ ایک شخص نے فقہ شافعی کے دُرُس میں حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الوالی کو بُرا بھلا کہا، میں اس پر بہت غمگین ہوا، رات اسی غم کی کیفیت میں نیند آگئی۔ خواب میں حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الوالی کی زیارت ہوئی، میں نے بُرا بھلا کہنے والے شخص کا ذکر کیا تو آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”فکر مت کیجیے، وہ کل مر

﴿قُرْآنُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذکر اور نبی پر نور و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدکردار و غدار سے اُٹھے۔ (شب الایمان)

جائے گا۔“ صُبح جب میں حلقہٴ درس میں پہنچا تو اس شخص کو ہشاش بشاش (یعنی بھلا چنگا) دیکھا مگر جب وہ وہاں سے نکلا تو گھر جاتے ہوئے راستے میں سواری سے گرا اور زخمی ہو گیا، سورج غروب ہونے سے قبل ہی مر گیا۔ (اتحاف السادة للزبیدی ج ۱ ص ۱۴)

شوقِ تلاوت

حضرت سیدنا محمد دِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِتُّہُ الثُّورَانِ سفر میں تلاوتِ قرآن کریم فرماتے رہتے، بسا اوقات تین تین چار چار پارے بھی مکمل فرمایا کرتے تھے۔ اس دوران آیتِ سجدہ آتی تو سواری سے اتر کر سجدہٴ تلاوت فرماتے۔ (رُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ ص ۲۰۷، مُلَخَّصًا)

سنت پر عمل کا انعام (حکایت)

حضرت سیدنا محمد دِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِتُّہُ الثُّورَانِ دیگر معاملات کی طرح سونے جاگنے میں بھی سنت کا خیال فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے میں تراویح کے بعد آرام کے لیے بے خیالی میں بائیں (LEFT) کروٹ پر لیٹ گئے، اتنے میں خادمِ پاؤں دبانے لگا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اچانک خیال آیا کہ ”دائیں (RIGHT) کروٹ پر لیٹنے کی سنت“ چھوٹ گئی ہے۔ نفس نے سُستی دلائی کہ بھولے سے ایسا ہو جائے تو کوئی بات نہیں ہوتی لیکن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُٹھے اور سنت کے مطابق دائیں (یعنی سیدھی) کروٹ پر آرام فرما ہوئے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس سنت پر عمل کرتے ہی مجھ پر عنایات، برکات اور سلسلے کے انوار کا ظہور ہونے لگا اور آواز آئی:

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی عَلَیْہِ اَلسَّلَامُ: جس نے مجھ پر رُوِ محمود و سوار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (مجمع البیاح)

”سنت پر عمل کی وجہ سے آپ کو آخرت میں کسی قسم کا عذاب نہ دیا جائے گا اور آپ کے پاؤں دبانے والے خادم کی بھی مغفرت کر دی گئی۔“
(ایضاً ص ۸۰ مَلَخَصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سنت پر عمل کی کیسی برکتیں ہیں۔ اگر ہم بھی سنت کے مطابق سونے کی عادت بنالیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکات نصیب ہوں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک بندوں کی خدمت کرنا بھی بہت بڑی سعادت کا باعث ہوتا ہے۔

سونے، جاگنے کے 5 مَدَنی پھول

❁ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔ ترجمہ: اے

اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری ج ۴

ص ۹۶ احادیث ۶۳۲۰) ❁ سنت یوں ہے کہ ”قُطْب تارے (یعنی شمال) کی طرف سر کرے اور

سیدھی کروٹ پر سونے کے سونے میں بھی منہ کعبہ کو ہی رہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۳۸۵) دنیا

میں ہر جگہ قُطْب تارہ شمال کی جانب نہیں پڑے گا لہذا دنیا کے کسی بھی حصے میں سوئیں اور

سریا پاؤں کسی بھی سمت ہوں بس ”سیدھی کروٹ اس طرح سوئیں کہ چہرہ قبلے کی طرف

رہے“ سنت ادا ہو جائے گی ❁ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا

اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد

زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری ج ۴ ص ۹۶ احادیث ۶۳۲۰) بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ

436 پر ہے: (نیند سے بیدار ہو کر) اُسی وقت پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری و تقویٰ کریگا کسی کو

(ابن عربی)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: مجھ پر دُرود شریف پڑھو، اللہ عزوجل تم پر رحمت بھیجے گا۔

ستائے گاہیں ❁ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ❁ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجد ادا کیجئے کہ بڑی سعادت ہے۔ سَيِّدُ الْمَلٰٓئِكِيْنَ، رَحْمَةُ الْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔“ (مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

مغفرت کی بشارت

حضرت سیدنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَيِّدُ الْاَلْبُوْرَانِ نے ایک بار تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا: ایک دن میں اپنے رفقاء کے ساتھ بیٹھا اپنی کمزوریوں پر غور و فکر کر رہا تھا، عاجزی و انکساری کا غلبہ تھا۔ اسی دورانِ مصداقِ حدیث: ”مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰہُ یَعْنِیْ جِوَّ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کے لئے انکساری کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔“ رب عزوجل کی طرف سے خطاب ہوا: ”عَفَرْتُ لَکَ وَلَمْ نُوَسِّلْ بِکَ بِوَاسِطَۃٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ“ یعنی میں نے تم کو بخش دیا اور قیامت تک بغیر واسطہ یا بلا واسطہ تم کو بھی بخش دیا جو تیرے وسیلے سے بالواسطہ یا بلا واسطہ مجھ تک پہنچیں۔“ اس کے بعد مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس بشارت کو ظاہر کر دوں۔

(حَضَرَاتُ الْقُدُّس، دَفْتَرِ دُؤْم ص ۱۰۴ اُمْلَحَّصًا)

ثواب کا تحفہ (حکایت)

حضرت امامِ ربّانی، مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَيِّدُ الْاَلْبُوْرَانِ کے سفر و حضر کے خادمِ حضرت حاجی حبیب احمد علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ فرماتے ہیں: حضرت مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَيِّدُ الْاَلْبُوْرَانِ کے ”ا. جمیر

مدینہ

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو یہ شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن مساکر)

شریف، قیام کے دوران ایک دن میں نے 70 ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھا اور آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے 70 ہزار بار کلمہ شریف پڑھا ہے اُس کا ثواب آپ کی نذر کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اگلے روز فرمایا: کل جب میں دُعا مانگ رہا تھا تو میں نے دیکھا: فرشتوں کی فوج اُس کلمہ طیبہ کا ثواب لے کر آسمان سے اتر رہی ہے ان کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ زمین پر پاؤں رکھنے کی جگہ باقی نہ رہی! آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزید فرمایا: اس ختم کا ثواب میرے لیے نہایت مفید ثابت ہوا۔ انہی حاجی صاحب رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت مجددِ اَلْفِ ثانی قُدَسَ سِرُّہُ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: میں نے جو کچھ بتایا اس پر تعجب نہ کرنا، میں اپنا حال بھی تمہیں بتاتا ہوں: میں روزانہ تہجد کے بعد پانچ سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے مرحوم بچوں محمد عیسیٰ، محمد فرخ اور بیٹی اُم کلثوم کو ایصالِ ثواب کرتا تھا۔ ہر رات ان کی رو میں کلمہ طیبہ کے ختم کے لیے آمادہ کرتی تھیں۔ جب تک میں تہجد کی ادائیگی کے بعد کلمہ طیبہ کا ختم نہ کر لیتا وہ رو میں میرے ارد گرد اسی طرح چکر لگاتی رہتی جیسے بچے روٹی کے لیے ماں کے گرد اُس وقت تک منڈلاتے رہتے ہیں جب تک انہیں روٹی نہ مل جائے۔ جب میں کلمہ طیبہ کا ایصالِ ثواب کر دیتا تو وہ رو میں واپس لوٹ جاتیں۔ مگر اب کثرتِ ثواب کی وجہ سے وہ معمور ہیں اور اب اُن کا آنا نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۹۵ ملخصاً)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے ﴿مردے اپنے عزیز و اقارب اور

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں کچھ پڑھ دیا یا کچھ توبہ تکبیر ناما اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (عمرانی)

دوست احباب کی طرف سے ایصالِ ثواب کے منتظر رہتے ہیں ﴿﴾ مُردوں کو ثواب پہنچتا ہے اور وہ ثواب پا کر مطمئن ہو جاتے ہیں ﴿﴾ ایصالِ ثواب کرنا اولیائے کرام کا طریقہ رہا ہے۔

ہزار دانے والی تسبیح

حضرت حاجی حبیب احمد علیہ رحمۃ اللہ رحمۃ فرماتے ہیں: جس دن میں نے حضرت سیدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمُوْہُ التُّوْرا نِی کو کلمہ طیبہ کا ثواب نذر کیا اُسی دن سے آپ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے لیے ایک ہزار دانے والی تسبیح بنوائی اور تنہائی میں اس پر کلمہ طیبہ کا ورد فرمانے لگے۔ شبِ جمعہ کو خاص طور پر مُریدین کے ہمراہ اُسی تسبیح پر ایک ہزار دُرُود شریف کا ورد فرمایا کرتے۔ (حَضْرَاتُ الْقُدُّس، دفتر دُوم ص ۹۶)

بی بی عائشہ کے ایصالِ ثواب کی حکایت

امام ربّانی، حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَمُوْہُ التُّوْرا نِی فرماتے ہیں: پہلے اگر میں کبھی کھانا پکاتا تو اس کا ثواب حضور سرورِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم و حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا و حضراتِ حَسَنِین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ارواحِ مقدّسہ کے لئے ہی خاص ایصالِ ثواب کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری جانب متوجّہ نہ ہوئے اور چہرہٴ نور دوسری جانب

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُوڑ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مسافروں (یعنی ہاتھ ماروں) گا۔ (ابن کثیر)

پھیر لیا اور مجھ سے فرمایا: ”میں عائشہ کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ (حضرت) عائشہ کے گھر بھیجا کرے۔“ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے توجہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ میں اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شریکِ طعام (یعنی ایصالِ ثواب) نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے میں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ تمام اُمہاتِ الْمُؤْمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بلکہ سب اہل بیت کو شریک کیا کرتا ہوں اور تمام اہل بیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا ہوں۔ (کتوبات امام ربانی، دفتر دوم حصہ ششم مکتوب ۳۶ ج ۲ ص ۸۵) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تمام عورتوں میں سب سے پیاری بی بی عائشہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جن کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے ان کو پہنچ جاتا ہے یہ بھی پتا چلا کہ ایصالِ ثواب محدود بزرگوں کو کرنے کے بجائے سبھی کو کر دینا چاہئے۔ ہم جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں گے سبھی کو برابر برابر ہی پہنچے گا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔^۱ یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے آقا، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد اُنسیت رکھتے ہیں۔ ”بخاری“ شریف کی

دینے

۱ مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ سے رسالہ ”فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ (صفحات 28)“ ہدیہ حاصل کر کے پڑھئے۔

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ روپاک پڑھے ہوئے۔ (ترمذی)

روایت ہے، حضرت سیدنا عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ”غزوہٴ سلاسل“ سے واپس لوٹے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: (عورتوں میں) عائشہ۔ انہوں نے پھر عرض کی: مردوں میں؟

فرمایا: ان کے والد (یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۹۰ حدیث ۳۶۶۲)

بِنْتُ صَدِّیقِ اَرَامِ جَانِ نَبِیِّ اُسْ حَرِیْمِ بَرَاءَتِ پَہِ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورہٴ نور جن کی گواہ اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولی ولی کو پہچانتا ہے (حکایت)

حضرت سیدنا محمد دِ اَلْفِ ثَانِی عَلَیْہِ سَلَامُ اللہُ رَافِی جن دنوں مرکزُ الاولیاء لاہور میں قیام پذیر

تھے اس دوران ایک سبزی فروش آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہِ عالی میں حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اس کے جانے کے بعد آپ سے عرض

کی گئی: وہ تو سبزی فروش تھا! (اس کی ایسی تعظیم؟) ارشاد فرمایا: وہ ابدال (یعنی وَلِیُّ اللہِ) ہیں،

خود کو چھپانے کے لیے یہ پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ (حَضَرَاتُ الْقُدْس، دفتر دُوم ص ۹۸)

”سیرتِ ہند شریف“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے ۹ کرامات

﴿۱﴾ ایک وقت میں دس گھروں میں تشریف آوری (حکایت)

حضرت سیدنا محمد دِ اَلْفِ ثَانِی شَیخ احمد سرہندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کو دس مُریدوں میں

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

سے ہر ایک نے ماہِ رَمَضَانَ المبارک میں ایک ہی دن افطار کی دعوت دی، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سب کی دعوت قبول فرمائی، جب غروبِ آفتاب کا وقت ہوا تو ایک ہی وقت میں سب کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ روزہ افطار فرمایا۔ (جامع کرامات الاولیاء للنہانی ج ۱ ص ۵۵۶)

﴿۲﴾ فوراً بارش بند ہو گئی (حکایت)

ایک مرتبہ بارش برس رہی تھی تو حضرت سیدنا مُجَبَّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِتُّہُ التُّورَانِ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور بارش سے ارشاد فرمایا: ”فَلَا وَثَقْتُ تَحْتَ رُکْ جَا!“ چنانچہ بارش اُسی وقت تک تھم (یعنی رُک) گئی۔ (ایضاً ج ۱ ص ۵۵۶)

﴿۳﴾ اِسے ہاتھی کے پاؤں تلے کچلوا دیا جائے (حکایت)

ایک امیر زادے سے بادشاہ ناراض ہو گیا اور اسے مرکزِ الاولیا لاہور سے سرہند طلب کیا۔ اس کے بارے میں یہ حکم جاری کیا کہ جیسے ہی آئے تو اسے ہاتھی کے پاؤں کے نیچے کچلوا دیا جائے۔ وہ امیر زادہ جب سرہند پہنچا تو حضرت سیدنا مُجَبَّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِتُّہُ التُّورَانِ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اپنی نجات کے لیے عرض گزار ہوا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کچھ دیر مُراقبہ کیا پھر فرمایا: بادشاہ کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی بلکہ وہ تم پر مہربان ہوگا۔ اس امیر زادے نے عرض کی: عالیجاہ! آپ لکھ کر دے دیجئے تاکہ یہ تحریر میری تسکینِ قلبی (یعنی دل کے سکون) کا سامان ہو۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس کی تسلی کے لیے یہ تحریر فرمایا: ”یہ شخص بادشاہ کے غصے کے خوف

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: غیب ہوا روزِ جمعہ مجھ پر روڈ کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کر لیا قیامت کے دن میں اس کا شفعہ کرواؤ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

سے یہاں آیا ہے لہذا اس فقیر نے اپنی ضمانت میں لے کر اسے اس مصیبت سے رہائی دے دی۔ وہ امیر زادہ جیسے ہی بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ارشاد کے مطابق بادشاہ نے اُسے دیکھا تو مُسکرایا اور نصیحت کے طور پر چند باتیں کہیں اور نہایت مہربانی کے ساتھ انعام و اکرام سے نواز کر رخصت کر دیا۔ (حَضْرَاتُ الْقُدُس، دفتر دُوم ص ۱۷۰ ملخصاً)

﴿۴﴾ بچے کے بارے میں غیبی خبر دی (حکایت)

حضرت سیدنا مُجَبِّدِ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْوُدَّانِ کے ایک عزیز کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو لیکن چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتا۔ ایک بار جب بیٹا پیدا ہوا تو وہ بچے کو لے کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا سنایا اور عرض کی کہ ہم نے مَمَت مانی ہے کہ اگر یہ بچہ بڑا ہوا تو ہم اسے آپ کی غلامی میں دے دیں گے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ”اس کا نام عبدالحق رکھو، یہ زندہ رہے گا اور بڑی عمر پائے گا، لیکن ہر ماہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الصَّمَدِ کی نیاز دلواتے رہو۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے فرمان کی برکت سے وہ بچہ بڑی عمر کو پہنچا۔ (ایضاً ص ۲۰۰ ملخصاً)

﴿۵﴾ دل کی بات جان لی! (حکایت)

حضرت سیدنا مُجَبِّدِ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْوُدَّانِ کے ایک مُرید کا بیان ہے کہ میں چُھپ کر اُٹھوں کھایا کرتا تھا اور اس بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ ایک دن میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہمراہ جا رہا تھا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: کیا

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اس کیلئے ایک قیرا طاجر لکھتا ہے اور قیرا طاجر بہارِ جنت ہے۔ (عبدالرزاق)

بات ہے میں تمہارے دل میں تاریکی (یعنی اندھیرا) دیکھتا ہوں؟ میں نے اقرار کیا کہ میں چُھپ کر اُئیون کھاتا ہوں لیکن اب اس سے توبہ کرتا ہوں۔ (ایضاً)

﴿۶﴾ مانگ کیا منگتا ہے؟ (حکایت)

ایک دن حضرت سیدنا مُجَبِّدِ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی تنہائی میں تشریف فرماتھے اور ایک نو مسلم (یعنی نیا مسلمان) آپ کی خدمتِ بابِ رکت میں موجود تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس سے فرمایا: ”مانگ کیا مانگتا ہے؟ جو مانگے گا وہی ملے گا۔“ اُس نے عرض کیا: ”عالیجاہ! میرا بھائی اور والدہ اپنے کُفر میں بڑی شدت (یعنی سختی) رکھتے ہیں، میری بہت کوشش کے باوجود وہ اسلام قبول نہیں کرتے، آپ توجُّہ فرما دیجئے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔“ فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہئے؟ عرض کی: آپ کی توجُّہ سے مجھے بھلائیاں مل جائیں گی، لیکن ابھی یہی خواہش ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ فرمایا: ”وہ بہت جلد مسلمان ہو جائیں گے۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے فرمانے کے تیسرے دن اس کا بھائی اور والدہ دونوں سر ہنڈ شریف آکر مُشْرِف بہ اسلام ہو گئے۔ (ایضاً ص ۲۰۳ مَلَخَصًا) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿۷﴾ مُرید کی مدد فرمائی (حکایت)

حضرت سیدنا مُجَبِّدِ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مُریدِ خاص سید جمال ایک روز

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (جمع البزج)

کسی وادی سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک شیر سامنے آگیا! اُن کے قدم وہیں جم گئے، اُنّا فانا اپنے مُرشد حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کی بارگاہ میں عَرْض کی: بچائیے! اُسی وقت حضرت سیدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہاتھ میں عصا (STICK) تھامے اپنے مُرید کی دِسْت گیری (یعنی مدد) کے لیے تشریف لے آئے، شیر کو عصا مارا، جب سید جمال صاحب نے آنکھ کھولی تو شیر کا کہیں نام و نشان نہ تھا اور حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سُبُّہُ اللہُ تَعَالٰی بھی تشریف لے جا چکے تھے۔
(رُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ ص ۲۶۳ مُلَخَّصًا)۔

شیروں پہ شرف رکھتے ہیں وہ بار کے کتے شہا ہوں سے بھی بڑھ کر میں گدایانِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۸﴾ بد عقیدگی کا خواب میں علاج فرمادیا (حکایت)

ایک شخص بعض صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ بِالْخُصُوصِ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَعَاذَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ کینہ رکھتا تھا۔ ایک دن وہ ”مکتوباتِ امام ربّانی“ کا مطالعہ کر رہا تھا، کہ اس میں یہ عبارت پڑھی: ”حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُرا کہنے کو حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہنے کے برابر قرار دیا ہے۔“ تو وہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے رنجیدہ ہو گیا اور (مَعَاذَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ) مکتوباتِ شریف کی کتاب زمین پر پھینک دی۔ جب وہ شخص سویا تو حضرت سیدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سُبُّہُ اللہُ تَعَالٰی اُس کے خواب میں تشریف لے

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا پروزیات تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخر)

آئے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نہایت جلال میں اس کے دونوں کان پکڑ کر فرمانے لگے: ”تو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا اور اسے زمین پر پھینکتا ہے! اگر تو میرے قول (یعنی بات) کو معتبر نہیں سمجھتا تو آ! تجھے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ ہی کے پاس لے چلوں، جن کی خاطر تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو بُرا کہتا ہے۔“ پھر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسے ایسی جگہ لے گئے جہاں ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما تھے۔ حضرت سیدنا مُجَدِّدِ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَیِّدُ الْاَلْوَدَانِ نے نہایت عاجزی سے اُس بزرگ کو سلام کیا پھر اس شخص کو نزدیک بلا کر فرمایا: یہ تشریف فرما بزرگ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ ہیں، اُن! کیا فرماتے ہیں۔ اُس شخص نے سلام کیا، سیدنا شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ نے اسے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا: خبردار! رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ سے کُدُورَت (یعنی رنجش) نہ رکھو، ان کے بارے میں کوئی گستاخانہ جملہ زبان پر نہ لاؤ۔ پھر حضرت مُجَدِّدِ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَیِّدُ الْاَلْوَدَانِ کی جانب اشارہ کر کے اُس سے فرمایا: ”ان کی تحریر سے ہرگز نہ پھرنا (یعنی مخالفت مت کرنا)۔“ اس نصیحت کے بعد بھی اس کے دل سے صحابہ کرام کا کینہ دور نہ ہوا تو مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ نے فرمایا: اس کا دل ابھی تک صاف نہیں ہوا۔ یہ فرما کر حضرت سیدنا مُجَدِّدِ الْاَلْفِ ثانی قُدِّسَ سَیِّدُ الْاَلْوَدَانِ سے تھپڑ رسید کرنے کا فرمایا، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جوں ہی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے گدڑی پر تھپڑ مارا تو دل سے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی ساری کُدُورَت (یعنی نفرت) دُھل گئی۔ جب

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: غیبِ جمہ اور رد و جمع مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (عبرانی)

وہ بیدار ہوا تو اس کا دل صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت سے معمور تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت بھی سوگنا زیادہ بڑھ چکی تھی۔ (حضرات القدس، دفتر دُوم ص ۱۶۷ ملخصاً)

﴿۹﴾ اپنی وفات کی پہلے ہی خبر دیدی (حکایت)

حضرت سیدنا مجید و الف ثانی قدس سرہ اللہ عنہ نے اپنے انتقال سے بہت پہلے ہی اپنی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے فرما دیا تھا کہ مجھ پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ میرا انتقال تم سے پہلے ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان سے پہلے وصال (یعنی انتقال) فرما گئے۔ (ایضاً ص ۲۰۸ ملخصاً)

مٹی کا کونا ٹوٹا ہوا پیالہ (حکایت)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا مجید و الف ثانی قدس سرہ اللہ عنہ نے ایک دن عام بیتِ اخلا میں بھنگی کے پاس صفائی کیلئے گندگی سے آلود بڑا سامٹی کا کونا ٹوٹا ہوا پیالہ دیکھا تو بیتاب ہو گئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، اللہ کثرتاً تھا! لپک کر پیالہ اٹھالیا اور خادم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکن والا دستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دست مبارک سے خوب مل مل کر اچھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر آدب کے ساتھ اونچی جگہ رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن اللہ عزوجل کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الہام فرمایا گیا: ”جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخرت میں تمہارا نام اونچا کرتا ہوں۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

تھے: ”اللہ عزوجل کے نامِ پاک کا ادب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو سال کی عبادت و ریاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔“ (ایضاً ص ۱۰۶)

سادہ کاغذ کا بھی ادب

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی قدس سرہ اللہ عنہ سادہ کاغذ کا بھی احترام فرماتے تھے، چنانچہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکا یک بے قرار ہو کر نیچے اتر آئے اور فرمانے لگے: معلوم ہوتا ہے، اس بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے۔ (زُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ ص ۱۹۴)

راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت مارینے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سادہ کاغذ کا بھی ادب ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس پر قرآن و حدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ حکایت میں حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ اللہ عنہ کی کھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغذ کا ظاہری طور پر بن دیکھے پتا چل گیا اور آپ نیچے اتر آئے تاکہ غلاموں کو بھی کاغذات کے ادب کی ترغیب ملے۔ ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 411 پر ہے: ”کاغذ سے استنجائے منع ہے اگرچہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا بو پھل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔“

حُرُوف کی تعظیم کی جائے

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: ”ہمارے علما تصریح (یعنی واضح طور پر) فرماتے ہیں کہ

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

نفسِ حُرُوفِ قَابِلِ اَدَبِ ہیں اگرچہ جُد اُجدا لکھے ہوں جیسے تختی یا وَصْلٰی (کاغذ) پر خواہ ان میں کوئی بُرا نام لکھا ہو جیسے فرعون، ابو جہل وغیرہ ماہم حُرُوف کی تعظیم کی جائے اگرچہ ان کافروں کا نام لائقِ اہانت و تذلیل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۳۳۶) خود ابو جہل کی کوئی تعظیم نہیں کہ یہ تو سخت کافر تھا مگر چونکہ لفظ ”ابو جہل“ کے تمام حُرُوفِ تَحْقِی (اب و ج ہ ل) قرآنی ہیں۔ اس لئے لکھے ہوئے لفظ ”ابو جہل“ کے حُرُوف کی (نہ کہ شخص ابو جہل کی) ان معنوں پر تعظیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جوتے مارنے وغیرہ کی اجازت نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”جب فرعون یا ابو جہل کا نام کسی ہدف یا نشانے پر لکھا ہو تو (نشانہ بنا کر) ان کی طرف تیر پھینکنا مکروہ ہے کہ ان حُرُوف کی بھی عزت و توقیر ہے۔“ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۳) اَلْبَیْئَةُ ثُثُو پیر سے ہاتھ پونچھنے یا ٹائلیٹ پیر سے جائے استنجاء خشک کرنے کی علمائے کرام اجازت دیتے ہیں کیونکہ یہ اسی کام کیلئے تیار کئے جاتے ہیں اور ان پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔

جوانی کیسے گزاریں ؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عمر کا کوئی سا بھی حصہ ہو، نفسانی خواہشات کو پورا کرنے میں لگے رہنے میں بھلائی نہیں اور نفس کی شرارت جوانی کے زمانے میں تو عُرُوج (یعنی بلندی) پر ہوتی ہے، نفس کو علم و عمل کی لگام ڈال کر اس کی تربیت کرنے کا یہی وقت ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا مُحَمَّدٌ وَاَلْفِ ثَانِی قَدِیْسٌ سَلَّمَ اللہُ رَاٰی نے بھی اس جانب توجہ دلائی ہے چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

فرماتے ہیں: ”جوانی کی ابتداء جس طرح ہوا وہوس (یعنی خواہشات کے ابھرنے) کا وقت ہے، اسی طرح علم و عمل کو اپنانے کا بھی یہی وقت ہے، جوانی میں کی جانے والی عبادات بڑھاپے کی عبادات سے افضل ہیں۔“ (مکتوباتِ امام ربانی، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب ۳۵ ج ۲ ص ۸۷ ملخصاً)

جوانی نعمتِ خداوندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایامِ جوانی کے اوقات کی قدر دانی بہت ضروری ہے کیونکہ جوانی میں انسان کے اعضاء مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے احکام و عبادات کی بجا آوری، خوش اسلوبی کے ساتھ ممکن ہوتی ہے، بڑھاپے میں یہ بہاریں کہاں نصیب! اُس وقت تو مسجد تک جانا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدت برداشت کرنے کی بھی ہمت نہیں رہتی، نفل تو گجا فرض روزے پورے کرنے بھی بھاری پڑ جاتے ہیں۔ جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت ملے اُسے اس کی قدر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وقتِ عبادت و اطاعت میں گزارنا چاہئے، اوقات کے انمول ہیروں کو نفع مند بنانا چاہئے۔ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ نقل فرماتے ہیں: ”جوانی

کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادات کا اصل وقت جوانی ہے۔ شعر

کر جوانی میں عبادت کا بلی اچھی نہیں جب بڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آ گئی

وقت کی قدر کرو، اسے غنیمت جانو، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔“ (مرآۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۶۷)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابنِ سنی)

حافظِ قرآن کا ادب

ایک مرتبہ ایک حافظ صاحب حضرت سیدنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی خَدِیْسُ سَيِّدُ اَلنُّوْرَانِی کے پاس بیٹھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب ان کی طرف نگاہ فرمائی تو دیکھا کہ جس جگہ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف فرما ہیں وہ جگہ حافظ صاحب والی جگہ سے تھوڑی اونچی ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً اپنی نَشِیْست (یعنی بیٹھک) نیچی کر دی۔

(رُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ ص ۱۹۵)

مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی کے 40 معمولات

❁ سفر ہو یا حضر، سردی ہو یا گرمی، آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ آدھی رات کے بعد بیدار ہو جاتے اور مَسْنُونِ دَعَائِیْنَ پڑھتے ❁ پابندی سے تہجد ادا فرماتے اور تہجد میں طویل قراءت کرتے ❁ قبلہ رو بیٹھ کر وُضُو فرماتے اور ❁ وُضُو میں کسی سے مدد نہ لیتے ❁ وُضُو میں مسواک فرماتے، فراغت کے بعد کا تَب (یعنی لکھنے والے) کی طرح مسواک کبھی کان پر لگا لیتے اور کبھی خادِم کے پیرِ دُفْر مادیتے ❁ وُضُو کے دوران تمام سُنَن و مُسْتَحَبَّات کا خوب خیال فرماتے ❁ اَعْضَاءِ وُضُو دھوتے وقت اور وُضُو کے بعد مَسْنُونِ دَعَائِیْنَ پڑھتے ❁ نماز کے لئے عُمَدہ لباس زیب تن فرماتے اور نہایت وقار کے ساتھ نماز کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جاتے ❁ نمازِ فُجْرِ کی سنّتیں گھر میں ادا فرماتے ❁ فُجْرِ کے فرض مسجد میں جماعتِ کثیرہ (یعنی بہت بڑی جماعت) کے ساتھ ادا فرماتے ❁ نماز سے فراغت کے بعد مَسْنُونِ دَعَائِیْنَ پڑھتے،

قرآنِ مصطفیٰ ﷺ جس نے مجھ پر صبح و شام دس بار دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

پھر دائیں یا بائیں جانب رُخ فرما کر دعا فرماتے اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے ﴿نماز کے بعد ذکر، تلاوتِ قرآن کریم کا حلقہ قائم کرتے اور ابتدائی طالب علموں کی تربیت فرماتے﴾ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر خاموش رہا کرتے ﴿بعض اوقات آپ پر گریہ (یعنی رونا) طاری ہو جاتا اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جایا کرتا (یعنی خوب روتے)﴾ نمازِ چاشت پابندی سے ادا فرماتے ﴿آپ نہایت ہی کم کھانا تناول فرماتے﴾ کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا میں پڑھتے ﴿دن میں﴾ کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے قیلولہ فرماتے ﴿اذانِ مُن کر جواب دیتے﴾ نمازِ ظہر کے بعد پھر ذکرِ الہی کا حلقہ قائم کرتے، اس کے بعد ایک دو سبق کی تدریس فرماتے ﴿تَحِيَّۃُ الْمَسْجِدِ پابندی سے ادا فرماتے﴾ نمازِ مغرب کے بعد اذانِ عین کے چھ نوافل ادا فرماتے ﴿نمازِ وتر کی ادائیگی کے بعد سنت کے مطابق قبلہ رُخ ہو کر سیدھا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر آرام فرما ہوتے﴾ سورج یا چاند گرہن ہونے پر نمازِ کُسُوف و خُسُوف ادا فرماتے ﴿آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے﴾ ذوالحجہ کے ابتدائی عشرے (یعنی شروع کے دس دن) میں مخلوق سے کناراہ کش ہو کر عبادت کا اہتمام فرماتے ﴿کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتے اور خصوصاً شبِ جُمُعہ مُریدوں کے ساتھ مل کر ایک ہزار دُرودِ پاک کا نذرانہ بارگاہ رسالت میں پیش کرتے﴾ سَفَر و حَضَر میں تراویح کی مکمل بیس رکعتیں خُشُوع و خُضُوع سے ادا فرماتے ﴿رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں کم از کم تین مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم فرماتے﴾

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بچائی۔ (عبدالرزاق)

آپ ﷺ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ حافظِ قرآن تھے اس لئے اکثر تلاوتِ قرآنِ کریم کا سلسلہ جاری رہتا۔ دورانِ سفر بھی تلاوت فرماتے اور اگر اس دورانِ آیتِ سجدہ آجاتی تو فوراً سُواری سے اتر کر سجدہ تلاوت ادا فرماتے۔ انفرادی نماز میں رکوع و سُجود کی تسبیحات پانچ، سات، نو یا گیارہ مرتبہ تک ادا فرماتے۔ سفر کے لئے اکثر آپ پیر یا جُمُعرات کے دن کا انتخاب فرماتے۔ کپڑا پہننے، آئینہ دیکھنے، پانی پینے، کھانا کھانے، چاند دیکھنے اور دیگر معمولات میں جو مَسْنُون دعائیں مروی ہیں ان کا اہتمام فرماتے۔ نماز کی تمام سُنّتوں اور مُسْتَحَبّات کا خوب اہتمام فرماتے۔ جب کوئی بزرگ آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے۔ علامہ بَدْر الدین سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ کبھی کوئی شخص سلام میں آپ سے سبقت لے گیا (یعنی پہل کرنے میں کامیاب ہوا) ہو۔ سر پر عمامہ شریف سجائے رکھتے۔ پاجامہ ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر ہوا کرتا۔ (حَضَرَاتُ الْقُدُس، دفتر دُوم ص ۸۰ تا ۹۲ مُلَخَّصاً)

حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کا عمامہ شریف

حضرت سیدنا امام ربانی، مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی، شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے متعلق منقول ہے کہ عمامہ شریف آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر مبارک پر ہوتا اور شملہ دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا۔ (ایضاً ص ۹۲ مُلَخَّصاً)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں عمامہ شریف باندھنے کے بہت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ روزِ دو شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (صحیح البیہق)

سے فضائل بیان کیے گئے ہیں: چنانچہ

باِعمامہ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

(الْفَرْدُوسُ بِمَأْثُورِ الْخُطَابِ ج ۲ ص ۴۰۶ حدیث ۳۸۰، فتاویٰ رضویہ مَحْرَجَہ ج ۶ ص ۲۱۳)

کیا عمامہ صرف علما ہی باندھیں؟

حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیِ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: عمامہ صرف علما و مشائخ ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے سنت ہے اور عمامے کی فضیلت اور عمامہ باندھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت احادیث میں بیان کی گئی ہے اس لئے ہر بالغ مرد کے لئے عمامہ باندھنا ثواب کا کام ہے اور اچھے کام کی عادت ڈالنے کے لئے بچوں کو بھی اس کی تعلیم دینی چاہئے۔

(وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۵۲)

عالم اور جاہل سب عمامہ باندھیں

محرمُ الْعُلُوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیِ ایک سوال (عام مسلمان یعنی غیر عالم کو عمامہ باندھنا سنت ہے یا نہیں؟) کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ہر مسلمان چاہے عالم ہو یا غیر عالم اسے عمامہ باندھنا سنت ہے، امام بیہقی رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے شُعْبُ الْإِيمَان میں حضرت (سیدنا) عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جَنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: ”عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (شیلے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔“ [شعب الایمان ج ۵ ص ۱۷۶ حدیث: ۶۲۶۲] ”بہارِ شریعت“ میں ہے کہ عمامہ باندھنا سنّت ہے۔ [بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۱۸] ان احکام سے یہی ظاہر ہے کہ مسلمان خواہ عالم ہو یا چاہے جاہل سب کو عمامہ باندھنے کا حکم ہے۔ (فتاویٰ بحر العلوم ج ۵ ص ۴۱۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتِّبَاعِ سُنَّتِ عَشِقِ رَسُوْلِہِ کِی عِلَامَت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچے عاشقِ رسول کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتا ہے، یوں سنّتِ نبوی کو عملی طور پر اپنانے کی وجہ سے عاشقِ صادق کا دل عشقِ مصطفیٰ میں تڑپتا ہے۔ حضرت سیدنا مجتہدِ اَکْبَرِ ثانی قُدِّسَ سَمَاءُ اللہُ دَانِ کا ہر عمل سنّتِ مصطفیٰ کی عملی تصویر ہوا کرتا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی گفتگو، چلنے پھرنے اور زندگی کے دیگر معمولات سنّت کے مطابق گزارتے، سنتوں کی بَرَکت سے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو جو مقام و مرتبہ نصیب ہوا اس کے متعلق آپ خود ارشاد فرماتے ہیں: نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِیمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالِ اِتِّبَاعِ (یعنی کمالِ پیروی) کی وجہ سے مجھے ایسے مقام سے سرفراز کیا گیا جو ”مقامِ رضا“ سے بھی بلند و بالا ہے۔ (حَضَرَاتُ الْقُدُّس، دفترِ دُوم ص ۷۷) سنتوں کے مطابق زندگی گزارنا بہت بڑی سعادت ہے کہ اس کی بَرَکت سے مقامِ محبوبیت نصیب ہوتا ہے جیسا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کروے، شُبَّک تہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابوبلی)

تعالیٰ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں: ”ہر وہ چیز جس میں محبوب کے اخلاق و عادات پائی جائیں محبوب کے ساتھ وابستگی اور اس کے تابع ہونے کی وجہ سے وہ بھی محبوب اور پیاری ہو جاتی ہے، اس کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے:

فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

ترجمہ کنز الایمان: تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

(پ ۳، آل عمران: ۳۱)

لہذا اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں کوشش کرنا بندے کو مقامِ محبوبیت تک لے جاتا ہے، تو ہر عقلمند پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اتباع میں ظاہراً و باطناً پوری کوشش کرے۔“ (مکتوبات امام ربّانی، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب ۴۱ ج ۱ ص ۵)

تصانیف

آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف میں سے فارسی ”مکتوباتِ امام ربّانی“ زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کے عربی، اردو، ترکی اور انگریزی زبانوں میں تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے چار رسائل کے نام ملاحظہ ہوں: (۱) اثْبَاةُ التُّبُوَّةِ (۲) رسالہ تَهْلِيلِيَّة (۳) معارفِ لَدُنِّيَّة (۴) شرح رُبَاعِيَات۔

مَجْدِدِ اَلْفِ ثَانِي قُدِّسَ سِرُّهُ الْخُورَانِ كے 11 اقوال

❁ حلال و حرام کے معاملے میں ہمیشہ باعملِ علما سے رجوع کرنا چاہیے اور ان کے فتاویٰ

کے مطابق عمل کرنا چاہیے کیونکہ نجات کا ذریعہ شریعت ہی ہے۔ (ایضاً، حصہ سوم، مکتوب ۱۶۳ ج ۱ ص ۴۶)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

✽ احکامِ شریعت کی صحیح نوعیت علمائے آخرت سے معلوم کیجیے ان کے کلام میں ایک تاثیر ہے،

شاید ان کے مبارک کلمات کی برکت سے عمل کی بھی توفیق مل جائے۔ (ایضاً، حصہ دوم، مکتوب ۷۳ ج ۱ ص ۵۹)

✽ تمام کاموں میں ان باعمل علمائے کرام کے فتاویٰ کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہئے جنہوں

نے ”عزیمت“ کا راستہ اختیار کر رکھا ہے اور ”رخصت“ سے اجتناب کرتے (یعنی بچتے) ہیں

نیز اس کو نجاتِ ابدی و اخروی کا ذریعہ و وسیلہ قرار دینا چاہیے۔ (ایضاً، مکتوب ۷۰ ج ۱ ص ۵۲)

✽ نجاتِ آخرت تمام افعال و اقوال، اصول و فروع میں اہلسنت کی پیروی کرنے پر موقوف

ہے۔ (ایضاً، مکتوب ۶۹ ج ۱ ص ۵۰)

✽ سرکارِ دو عالم ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ (ایضاً، دفتر سوم، حصہ پنجم، مکتوب ۱۰۰ ج ۲ ص ۷۵)

✽ اللہ عزوجل اپنے خاص علمِ غیب پر اپنے خاص رسولوں کو مطلع (یعنی باخبر) فرماتا ہے۔

(ایضاً، دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب ۳۱۰ ج ۱ ص ۱۶۰)

✽ حضورِ شاہِ خیر الانام ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

کو ذکرِ خیر (بھلائی) کے ساتھ یاد کرنا چاہئے۔ (ایضاً، حصہ چہارم، مکتوب ۲۶۶ ج ۱ ص ۱۳۲)

✽ صحابہ کرم علیہم الرضوان میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں پھر ان کے بعد سب سے افضل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان دونوں باتوں

پر صحابہ کرام اور تابعین کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے، نیز امام اعظم ابو حنیفہ و امام شافعی و

امام مالک و امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اکثر علمائے اہلسنت کے نزدیک

﴿قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ إِذْ وَاسَّيَّحَ بِرُؤُوسِهِمْ لَكَ يَوْمَ تَكُنُّ يَوْمَئِذٍ حَصْبَاءً﴾ (طبرانی)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد سب سے افضل سیدنا مولیٰ علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (ایضاً، مکتوب ۲۶۶ ج ۱ ص ۱۲۹، ۱۳۰ ملخصاً)

✽ مجلس میلاد شریف میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے، نعت شریف اور صحابہ و اہل بیت و اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی منقبت پڑھی جائے تو اس میں کیا حرج ہے! (مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، حصہ ہفتم، مکتوب ۷۲ ج ۲ ص ۵۷ ملخصاً)

✽ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے کمالِ محبت کی علامت یہ ہے کہ آدمی حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے دشمنوں سے کامل دشمنی رکھے۔

(ایضاً، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب ۱۶۵ ج ۱ ص ۴۸ ملخصاً)

گانا بجانا زہرِ قاتل ہے

✽ حضرت سیدنا مجتبیٰ و اَلف ثانی قَدِیسَ سَیِّدُ الْاَلْوَدَانِ فرماتے ہیں: گانے بجانے کی خواہش مت کیجیے، نہ اس کی لذت ہی پر فدا ہوں کیوں کہ یہ شہدِ ملاقاتِ زہر ہے۔ (ایضاً، دفتر سوم، حصہ ہفتم، مکتوب ۳۴ ج ۲ ص ۸۶ ملخصاً)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا

ٹیٹھے ٹیٹھے اسلامی بھائیو! گانے باجے سننا سنا شیطانی افعال ہیں، سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ گانے باجوں سے بچنا بے حد ضروری ہے کہ اس کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جاسکے گا۔ حضرت سیدنا اَلْاَسْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جو شخص

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذکر اور نبی پروردگار سے بڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ پروردگار سے اُٹھے۔ (شب الایمان)

کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلے گا۔
(جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّوْطِی ج ۷ ص ۲۵۴ حدیث ۲۲۸۴۳)

مَنَاقِبِ غوثِ صمدانی بزبانِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“، صَفَحہ 422 پر ہے: حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ اللہُ دَانِی فرماتے ہیں: جو کچھ فیوض و برکات کا مَجْمَع ہے وہ سب سرکارِ غوثیت سے ملے ہیں۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ یعنی چاند کی روشنی سورج کے نُور سے مُستفاد ہے۔
(مکتوباتِ امام ربّانی، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب ۱۲۳ ج ۲ ص ۴۵ ملخصاً)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی اور اعلیٰ حضرت

(پانچ ملتی جلتی صفات)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدِّدِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی مُبارک حیات کے کئی گوشے ایسے ہیں جن میں حضرت سیدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ اللہُ دَانِی کی سیرت کی جھلک نظر آتی ہے بلکہ تعلیم و تربیت، دینی خدمات حتیٰ کہ وصال کے مہینے میں بھی یکسانیت ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

﴿۱﴾ حضرت سیدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی اور امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِما دُونوں کا نام احمد ہے

﴿۲﴾ دونوں بزرگوں نے اپنے اپنے والد سے علمِ دین حاصل کیا ﴿۳﴾ دونوں حضرات

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر روئے محدود سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (مجمع البیاح)

کی تمام عمر اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی میں بسر ہوئی ﴿۴﴾ دونوں صاحبان نے کبھی بھی باطل کے سامنے سر نہیں جھکایا ﴿۵﴾ دونوں اولیائے کرام کا وصال صَفْرُ الْمُظْفَر میں ہوا۔

مکتوباتِ امام ربّانی اور اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں ”مکتوباتِ امام ربّانی“ سے ایک فرمانِ نقل کر کے حضرت مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدّس سرّہ اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کو ارشادِ ہدایت قرار دیا ہے چنانچہ امام اہلسنّت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک اہلِ محبّت کو گمراہ لوگوں کی صُحبت کے نقصانات سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ جیسے صُوفی صافی مَنَش کو حضرت سَیِّدِنا شَیخِ مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور عینِ ہدایت کے اِتِّتال (حُلم بجالانے) کی اُمید رکھتا ہوں۔ پھر حضرت مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوب کا کلام ذکر فرما کر ارشاد فرمایا ”مولانا انصاف! آپ یازید یا اورا را کین مصلحتِ دین و مذہب زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شَیخِ مُجَبِّد؟ مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے اُمید نہیں کہ اس ارشادِ ہدایت بنیاد کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لغو و باطل جانے، اور جب وہ حق ہے اور بے شک حق ہے تو کیوں نہ مانے۔“

(مکتوباتِ امام احمد رضا ص ۹۰ ملخصاً)

آثارِ وصال

حضرت سَیِّدِنا مُجَبِّدِ اَلْفِ ثانی قُدّس سرّہ اللہ تعالیٰ عنہ 1033ھ میں سرہند شریف آ کر خَلوتِ نشین (یعنی سب سے الگ تھلک) ہو گئے۔ اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کی

(ابن عربی)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو، اللہ عزوجل تم پر رحمت بھیجے گا۔

لکن نے مخلوق سے بے نیاز کر دیا۔ اس خلوتِ خاص (یعنی خصوصی تنہائی) میں صرف چند افراد کو حجرے (یعنی کمرے) میں آنے کی اجازت تھی جن میں صاحبزادگان خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما، خلفائے کرام میں سے حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی، حضرت خواجہ بُدُر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما اور دو ایک خادم۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وصال (یعنی انتقال) سے قبل ہی دکن تشریف لے گئے تھے۔ حضرت خواجہ بُدُر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آخر وقت تک حاضر رہے۔ جب حضرت خواجہ محمد ہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رخصت ہونے لگے تو حضرت سیدنا مُجَبَّدِ الْاَلَفِ ثانی قُدَّسَ سَيِّدُ الثُّورَانِ نے فرمایا: ”دعا کرتا ہوں کہ آخرت میں ہم ایک جگہ جمع ہوں۔“ (زُبْدَةُ الْقَامَاتِ ص ۲۸۲ تا ۲۸۵ مَلَخَصًا)

وصالِ مُبَارَك

28 صفر المظفر 1034ھ / 1624ء کو جانِ عزیز اپنے خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ (حَضَرَاتُ الْقُدَّس، دفتر دُوم ص ۲۰۸)

نمازِ جَنَازَہ و تدفین

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ آپ کے شہزادے حضرت خواجہ محمد سعید علیہ رحمۃ اللہ المجید نے پڑھائی۔ اس کے بعد شہزادہ مرحوم حضرت خواجہ محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الرَّزَّاقِ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ یہ وہی مقام تھا جہاں حضرت سیدنا مُجَبَّدِ الْاَلَفِ ثانی قُدَّسَ سَيِّدُ الثُّورَانِ نے اپنی زندگی میں ایک نُور دیکھا تھا اور وصیت فرمائی تھی: ”میری قبر میرے بیٹے کی قبر کے

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو یہ شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن مسعود)

سامنے بنانا کہ میں وہاں جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری دیکھ رہا ہوں۔“ اس قُبے (یعنی گنبد) میں پہلے شہزادہ مرحوم حضرت خواجہ محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّاق 1025ھ کی تدفین ہوئی اور اس کے بعد حضرت سیدنا مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ان کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اب اس روضہ شریف کو دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔

(رُبْدَةُ الْمَقَامَات ص ۲۹۴-۲۹۶، ۳۰۵، مُلَخَّصًا)

اولاد کے مُبارک نام

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سات شہزادے اور تین شہزادیاں تھیں جن کی تفصیل یہ ہے:

شہزادگان: ﴿۱﴾ حضرت خواجہ محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّاق ﴿۲﴾ حضرت خواجہ محمد سعید رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ﴿۳﴾ حضرت خواجہ محمد معصوم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ﴿۴﴾ حضرت خواجہ محمد فرخ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ﴿۵﴾ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ﴿۶﴾ حضرت خواجہ محمد اشرف رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ﴿۷﴾ حضرت خواجہ محمد یحییٰ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ۔ شہزادیاں: ﴿۱﴾ بی بی رقیہ بانو رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِا ﴿۲﴾ بی بی خدیجہ بانو رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِا ﴿۳﴾ بی بی اُمّ کلثوم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِا۔ (رُبْدَةُ الْمَقَامَات)

خلفائے کرام

حضرت سیدنا مُجِدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ التُّورَانِ کے چند خلفائے کرام کے نام یہ ہیں: (۱) صاحبزادہ خواجہ محمد صادق (۲) صاحبزادہ خواجہ محمد سعید (۳) صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم

فَرَمَانِ مُصِطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں کچھ بڑا دیا کچھ تو جب تک یہ نام اس میں رہے کافر ہے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (الہربانی)

(۴) حضرت میر محمد نعمان برہان پوری (۵) شیخ محمد طاہر لاہوری (۶) شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی (۷) خواجہ سید آدم بتوری (۸) شیخ نور محمد پٹنی (۹) شیخ بدیع الدین (۱۰) شیخ طاہر بدخشی (۱۱) شیخ یار محمد قدیم طالقانی (۱۲) حضرت عبدالہادی بدایونی (۱۳) خواجہ محمد ہاشم کشمی (۱۴) شیخ بدر الدین سرہندی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔ (حَضَرَاتُ الْقُدُس)

مَجْدِدِ اَلْفِ ثانی اور خُلفائے اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خلیفہ امامُ الْمُحَدِّثِین حضرت سیدنا محمد دیدار علی شاہ اَلَوْرِ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ بھی نقشبندی مُجَدِّدِی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے خُلفا کو بھی حضرت سیدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ التَّوَدَانِ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی، سیدی قطبِ مدینہ حضرت قبلہ ضیاء الدین احمد مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الغنی نے ایک مرتبہ سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا: ”حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ تو ہمارے سر کے تاج ہیں۔“ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری ص ۵۰۹ ملخصاً) خلیفہ اعلیٰ حضرت سیدنا ابوالبرکات سید احمد قادری رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ التَّوَدَانِ کے ”40 ارشادات“ جمع فرمائے ہیں۔

یارِ مِصْطَفٰی! ہمیں اپنے ولی برحق حضرت سیدنا امام ربانی مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ التَّوَدَانِ کے صدقے بے حساب مغفرت سے مُشْرِف فرما کر جَنَّتِ الْفِرْدَوْس میں اپنے پیارے حبیب

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار رُو و پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مسافر کروں (یعنی تاجہ مائیں) گا۔ (ابن بکوال)

صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد



نمیدینہ، پنج،
مغفرت اور بے حساب
جنت الفردوس میں آنا
کے پڑوس کا طالب

صفر المظفر ۱۴۳۸ھ

نومبر 2016ء

یہ رسالہ پڑھ لینے
کے بعد ثواب کی نیت
سے کسی کو دینا ہیجے

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن کریم	دارالکتب العلمیہ بیروت	زبدۃ المقامات	مکتبہ احمقینہ استنبول 1307ھ
بخاری	دار ابن حزم بیروت	حضرات القدس	مکتبہ اوقاف پنجاب مرکز الاولیاء لاہور 1971ء
مسلم	دار احیاء التراث العربی بیروت	جامع کرامات الاولیاء	مرکز اہلسنت برکات رضا الہند
مجمع کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	مکتوبات امام احمد رضا	مکتبہ نبویہ مرکز الاولیاء لاہور
شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت	سیرت محمد والقب ثانی	امام ربانی فاؤنڈیشن باب المدینہ کراچی
الفردوس بہ ثور الخطاب	دارالکتب العلمیہ بیروت	سیدی ضیاء الدین احمد القادری	حزب القادریہ مرکز الاولیاء لاہور
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیہ بیروت	عائگیہ	دار الفکر بیروت
التبیین	مکتبہ الامام الشافعی ریاض	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	وقار الفتاویٰ	بزم وقار الدین باب المدینہ کراچی
اتحاف السادۃ المستعین	دارالکتب العلمیہ بیروت	فتاویٰ بحر العلوم	شہید برادر مرکز الاولیاء لاہور
مکتوبات امام ربانی	کونینہ	بہار شریعت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
مہد و معاد	مکتبہ احمقینہ استنبول	حدائق بخشش شریف	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ روپاک پڑھے ہوئے۔ (ترمذی)

فہرس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
15	مغفرت کی بشارت	1	100 حاجتیں پوری ہوں گی
15	ثواب کا تحفہ (حکایت)	1	ولادت باسعادت
16	حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول	2	قلعے کی تعمیر اور پانچویں جد امجد کی برکت (حکایت)
17	ہزار دانے والی تسبیح	3	والد ماجد کا مقام
17	بی بی عائشہ کے ایصالِ ثواب کی حکایت	4	تعلیم و تربیت
18	تمام عورتوں میں سب سے پیاری بی بی عائشہ	5	جاہل صوفی شیطان کا مسخرہ
19	ولی کو پہچانتا ہے (حکایت)	6	بیٹا ہو تو ایسا!
19	”سرہند شریف“ کے نو حروف کی نسبت سے 9 کرامات	6	باپ دیکھے، اولاد ثواب کمائے
19	﴿۱﴾ ایک وقت میں دس گھروں میں شریف آوری (حکایت)	7	مُجددِ الف ثانی کا علیہ مبارک
20	﴿۲﴾ فوراً بارش بند ہو گئی (حکایت)	8	سنتِ نکاح
20	﴿۳﴾ اسے ہاتھی کے پاؤں تلے چلوا دیا جائے (حکایت)	8	مُجددِ الف ثانی مفتی ہیں
21	﴿۴﴾ بچے کے بارے میں غیبی خبر دی (حکایت)	8	شانِ امامِ اعظم بزبانِ مُجددِ الف ثانی
21	﴿۵﴾ دل کی بات جان لی! (حکایت)	9	اجازت و خلافت
22	﴿۶﴾ مانگ کیا منگتا ہے؟ (حکایت)	9	پیر و مرشد کا ادب و احترام (حکایت)
22	﴿۷﴾ مُرید کی مدد فرمائی (حکایت)	10	مزار شریف پر حاضری
23	﴿۸﴾ بد عقیدگی کا خواب میں علان فرما دیا (حکایت)	11	نیکی کی دعوت کا آغاز
25	﴿۹﴾ اپنی وفات کی پہلے ہی خبر دیدی (حکایت)	11	امام غزالی کے گستاخ کو ڈانٹا (حکایت)
25	منیٰ کا کونا ٹوٹا ہوا پیالہ (حکایت)	12	گستاخ کا عبرتناک انجام (حکایت)
26	سادہ کاغذ کا بھی ادب	13	شوقِ تلاوت
26	راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت ماریے	13	سنتِ پر عمل کا انعام (حکایت)
26	خُروف کی تعظیم کی جائے	14	سونے، جاگنے کے 5 مدنی پھول

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
36	گانا بجانا زہرِ قاتل ہے	27	جوانی کیسے گزاریں؟
36	کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا	28	جوانی نعمتِ خداوندی
37	مناقبِ غوثِ صمدانی بزبانِ مُجیدِ الف ثانی	29	حافظِ قرآن کا ادب
37	مُجیدِ الف ثانی اور اعلیٰ حضرت (پانچ ملحق جلدی صفات)	29	مُجیدِ الف ثانی کے 40 معمولات
38	مکتوباتِ امام ربانی اور اعلیٰ حضرت	31	حضرتِ مُجیدِ الف ثانی کا عمامہ شریف
38	آثار وصال	32	با عمامہ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر
39	وصال مبارک	32	کیا عمامہ صرف علمائی باندھیں؟
39	نمازِ جنازہ و تدفین	32	عالم اور جاہل سب عمامہ باندھیں
40	اولاد کے مبارک نام	33	اتباعِ سنتِ عشقِ رسول کی علامت
40	خلفائے کرام	34	تصانیف
41	مُجیدِ الف ثانی اور خلفائے اعلیٰ حضرت	34	مُجیدِ الف ثانی قدس سرہ التورانی کے 11 اقوال

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

کامیابی کا نسخہ !!

ارشادِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن: فلاح ظاہر
 یہ (ہے) کہ دل و بدن دونوں پر جتنے احکامِ الہیہ (یعنی
 اللہ عزوجل کے احکام) ہیں (وہ) سب بجالائے، نہ کسی کبیرہ
 (یعنی بڑے گناہ) کا ارتکاب کرے، نہ کسی صغیرہ (یعنی چھوٹے
 گناہ) پر مُصر (یعنی اڑا) رہے۔ نفس کے خصائلِ ذمیمہ
 (یعنی بُری خصلتیں مثلاً جُل اور حسد وغیرہ) اگر دُفع (یعنی دُور)
 نہ ہوں تو مُعطل رہیں، ان پر کاربند (یعنی عمل پیرا) نہ ہو، مثلاً
 دل میں جُل ہے تو نفس پر جبُو (یعنی زور) کر کے ہاتھ کُشاؤ
 رکھے، حسد ہے تو محسود (یعنی جس سے حسد ہے اس) کی بُرائی
 نہ چاہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۵۰۳)



ISBN 978-969-631-823-1



0125572



MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net